نمازِ تسبیح

غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری

اللہ رب العزت کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو نوافل کے ذریعے قرب بخشا، انہیں مغفرت و بخشش کے اسباب عطا فرمائے۔ ان اسباب میں سے ایک نمازِ تسبیح ہے۔ یہ بڑی فضیلت والی نماز ہے، روزانہ پڑھیں، ہفتہ میں یا مہینہ میں ایک مرتبہ، سال بعد ایک مرتبہ یا زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و برکت سے دامن بھر لیں۔ اس نماز کا ثبوت اور طریقہ ملاحظہ ہو۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْدَاوُدُ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النِّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ : «يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهٗ وَحَدِيثَهٗ، خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ، صَغِيرَهٗ وَكَبِيرَهٗ، سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ، عَشْرَ خِصَالٍ : أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَّأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُونَ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ، فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً» .

''سیدنا عباس بن عبدالمطلب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: چچا! میں آپ کو تحفہ نہ دوں، میں آپ کو گراں مایہ چیز مفت عطا نہ کردوں، دس ایسی خصلتیں بیان نہ کروں کہ انہیں اپنائیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے اول وآخر، قدیم وجدید، دانستہ و نا دانستہ، صغیرہ و کبیرہ، مخفی وظاہری تمام گناہ معاف کردے؟ چار رکعات ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھیں، پھر پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر حالت قیام میں ہی پندرہ دفعہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ 'اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے'، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع کی حالت میں (تسبیحات کے بعد دس) مرتبہ یہ

کلمات پڑھیں، رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے کے لیے جھک جائیں اور سجدے کی حالت میں (تسبیحات کے بعد) دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، دوسرا سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ وہی کلمات پڑھیں۔ یہ ہر رکعت میں پچھتر (75) تسبیحات ہو جائیں گی۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ روزانہ پڑھ سکتے ہیں، تو روزانہ پڑھیں، ورنہ ہفتے میں ایک بار، نہیں تو ہر مہینے ایک مرتبہ پڑھ لیں، یہ ممکن نہ ہو، تو سال میں ایک مرتبہ، یہ بھی ممکن نہ ہو، تو زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔‘‘

(سنن أبي داود : 1297، سنن ابن ماجه : 1387، صحيح ابن خزيمة : 1216، المعجم الكبير للطّبراني : 11622، المستدرك للحاكم :318/1، المختارة للضياء المقدسي :332، وسندهٗ حسنٌ)

جمہور محدثین نے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین کی ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُرْوٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِسْنَادٌ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا .

’’اس حدیث کی اس سے بہتر کوئی سند موجود نہیں۔‘‘

(الإرشاد في معرفة علماء الحديث للخليلي :326/1، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابو بکر بن ابی داود سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَصَحُّ حَدِيثًا فِي التَّسْبِيحِ حَدِيثُ الْعَبَّاسِ .

’’نمازِ تسبیح کے بارے میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ترین ہے۔‘‘

(الثقات لابن شاہین : 1356)

امام حاکم رحمہ اللہ (اتحاف المھرۃ لابن حجر : 484/7، ح : 8281) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ منذری رحمہ اللہ (م:656ھ) لکھتے ہیں:

صَحَّحَ حَدِيثَ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا جَمَاعَةٌ، مِنْهُمُ الْحَافِظُ أَبُوْبَكْرٍ الْآجُرِيُّ، وَشَيْخُنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمِصْرِيُّ، وَشَيْخُنَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ الْمَقْدِسِيُّ .

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو ائمہ کی ایک جماعت نے صحیح کہا ہے، جن میں سے حافظ ابوبکر آجری رحمہ اللہ، ہمارے شیخ ابومحمد عبد الرحیم مصری رحمہ اللہ اور ہمارے شیخ حافظ ابوحسن مقدسی رحمہ اللہ بھی ہیں۔''

(التّرغیب والتّرھیب :468/1)

حافظ علائی رحمہ اللہ (م:761ھ) لکھتے ہیں:

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .

''یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے امام ابوداود رحمہ اللہ اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جید سند سے روایت کیا ہے۔''

(النّقد الصحیح، ص 30)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (م:804ھ) فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْإِسْنَادُ جَيِّدٌ .

''سند جید ہے۔''

(البدر المنير : 236/4)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (م:911 ھ) فرماتے ہیں :

وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ .

''یہ سند حسن ہے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة : 35/2)

اس حدیث کے بارے میں حافظ نووی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کلام متناقض ہے۔ بعض اہل علم کا اس حدیث کی صحت تسلیم نہ کرنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ علما نے اس نماز کے ثبوت وفضیلت پر ایک درجن سے زائد تصانیف کی ہیں۔ اس حدیث کے راویوں کے متعلق محدثین کی شہادتیں ملاحظہ ہوں :

① عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم نیسابوری رحمہ اللہ :

یہ ''ثقہ'' ہیں۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 3810)

② موسیٰ بن عبدالعزیز العدنی :

جمہور محدثین کے نزدیک ''حسن الحدیث'' ہیں۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَا أَرٰى بِهٖ بَأْسًا .

''میں اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا۔''

(العلل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل : 3919، الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 151/8)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 159/9) اور امام ابن شاہین رحمہ اللہ (الثقات :

1356) نے اسے ''ثقات'' میں ذکر کیا ہے۔

امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی رحمہ اللہ (م:211ھ) سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو

فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ .

''آپ نے ان کی تعریف کی۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم :319/1، وسندهٗ صحيحٌ)

رہا امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کا ''ضعیف'' کہنا (تهذيب التهذيب لابن حجر : 318/10)، تو یہ ثابت نہیں ہو سکا، ثابت بھی ہو، تب بھی جمہور کی توثیق کے مقابلہ میں ناقابل التفات ہے۔ حافظ سلیمانی رحمہ اللہ کا ''منکر الحدیث'' کہنا بھی خطا ہے۔

اوّلاً: یہ جمہور کے خلاف ہے۔

ثانیاً: حافظ سلیمانی، ثقہ راویوں کے بارے سخت کلام کرتے رہتے ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رَأَيْتُ لِلسُّلَيْمَانِيِّ كِتَابًا، فِيهِ حِطٌّ عَلٰى كِبَارٍ، فَلَا يَسْمَعُ مِنْهُ مَا شَذَّ فِيهِ»

''میں نے حافظ سلیمانی کی ایک کتاب دیکھی ہے، جس میں بڑے بڑے علما پر کلام کی گئی ہے۔ ان کی وہ بات نہیں سنی جائے گی، جس میں انہوں نے عام علما سے شذوذ اختیار کیا ہو۔''

(سير أعلام النبلاء :203/17)

موسیٰ بن عبدالعزیز کی دوسری روایات کی علما نے تصحیح کر رکھی ہے۔ یہ ان کی توثیق ہے۔

③ حکم بن ابان عدنی رحمہ اللہ :

ان کی امام سفیان بن عیینہ، امام یوسف بن یعقوب، امام یحییٰ بن معین، امام عجلی، امام نسائی، امام علی ابن مدینی، امام ابن نمیر، امام ابو زرعہ، امام ابن حبان اور حافظ ذہبی رحمہم اللہ وغیرہم جیسے کبار محدثین نے توثیق کر رکھی ہے، سوائے امام ابن عدی رحمہ اللہ کے۔ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کا «اِرْمِ بِہٖ» ''اسے پھینک دو'' کہنا ثابت نہیں، کیونکہ امام عقیلی رحمہ اللہ کے استاذ عبداللہ بن محمد بن سعدویہ کی توثیق نہیں مل سکی۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے، تو بھی جمہور محدثین کی توثیق کے مقابلہ میں قبول نہیں۔

④ عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ :

عکرمہ، جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہیں۔

حافظ بیہقی (م:458ھ) لکھتے ہیں :

وَعِكْرِمَةُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْأَئِمَّةِ مِنَ الثِّقَاتِ الْأَثْبَاتِ .

''عکرمہ اکثر ائمہ کے نزدیک ثقہ ثبت ہیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 234/8)

علامہ عینی رحمہ اللہ (م:855ھ) لکھتے ہیں :

وَالْجُمْهُورُ وَثَّقُوهُ، وَاحْتَجُّوا بِهٖ .

''جمہور نے ان کی توثیق کی اور ان سے حجت پکڑی ہے۔''

(عمدة القاري : 8/1)

خلاصة الكلام :

صلاۃ التسبیح کے بارے میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند بلا شک وشبہ حسن ہے۔

ان شاء اللہ!

فائدہ نمبر①

امام عبداللہ بن المبارک ؒ سے پوچھا گیا: نمازی بھول گیا، تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس مرتبہ تسبیحات پڑھے گا؟ فرمایا:

لَا، إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ .

’’نہیں! یہ صرف (چار رکعات میں) تین سو تسبیحات ہیں۔‘‘

(سنن الترمذي، تحت الحديث :481، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ نمبر②

سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي، فَقَالَ : كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَّسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَّاحْمَدِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ، يَقُولُ : نَعَمْ نَعَمْ .

’’ایک صبح سیدہ ام سلیم ؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجئے، جو نماز میں کہہ سکوں، فرمایا: دس دفعہ اللہ اکبر، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ کہیں، پھر مانگتی جائیں، وہ دیتا جائے گا۔‘‘

(سنن الترمذي :481، سنن النسائي : 1299، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی ؒ نے ’’حسن غریب‘‘ ابن خزیمہ ؒ (850) امام ابن حبان ؒ (2011) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم ؒ (1/ 318) نے امام مسلم ؒ کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی ؒ نے موافقت کی ہے۔

بعض اہل علم نے اس سے مختصر نماز تسبیح کا اثبات کیا ہے، جبکہ مختصر نماز تسبیح کا کوئی

بھی قائل نہیں۔

محدث محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ الْعِرَاقِيُّ : إِيرَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ فِيهِ نَظَرٌ، فَإِنَّ الْمَعْرُوفَ أَنَّهُ وَرَدَ فِي التَّسْبِيحِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ لَا فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ .

”حافظ عراقی کہتے ہیں: اس حدیث کو صلاۃ التسبیح کے باب میں ذکر کرنا محل نظر ہے، معلوم شد کہ یہ نماز کے بعد کی تسبیح ہے، نہ کہ نماز تسبیح۔“

(تحفة الأحوذي :350/1)

تنبیه :

باجماعت نماز تسبیح کا اہتمام مشروع نہیں، نبی اکرم ﷺ سے اس کی جماعت ثابت نہیں ہے۔ جن نوافل کی جماعت سنت سے ثابت ہے، انہی کو باجماعت ادا کرنا مشروع ہے، ورنہ تو سنن رواتب کی بھی جماعت جائز ہونی چاہیے، حالانکہ آج تک کسی مسلمان نے ایسا نہیں کیا، کوئی بتائے کہ اسے باجماعت ادا کرنا کیسے ممکن ہے؟ امام تو تسبیحات آہستہ آواز سے پڑھتا ہے، وہ پہلے ختم کر کے رکوع میں چلا جائے، تو مقتدی کیا کرے گا، یہ تسبیحات تو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں، باجماعت ادائیگی کئی ایک سوالات کا پیش خیمہ اور الگ ادا کرنا خیر و بھلائی کو شامل ہے۔

مفتی محمود صاحب اور مفتی عبدالحق حقانی صاحب لکھتے ہیں:

”صلاۃ التسبیح جماعت کے ساتھ منقول و مشروع نہیں ہے۔“

(فتاویٰ محمودیه :253/7، باب السنن و النوافل، جامعه فاروقیه، فتاویٰ حقانیه :